© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے چند مہینوں میں اسلامی ہند کی بعض نامور شخصیتوں نے جو علم و ادب اور دین و سیاست کے مختلف اعتبارات سے اپنا اپنا ایک نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ اس جہانِ فانی کو وداع کہکر عالمِ جاودانی کی راہ لی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے سانحۂ ارتحال مولانا محمد میاں منصور کا پیش آیا۔ مولانا مرحوم ہمارے لائق اور عزیز دوست مولانا حامد الانصاری غازی اڈیٹر مدینہ کے والد ماجد اور دار العلوم دیوبند کے قدیم فرزند معنوی تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے فیضان صحبت نے جن چند خوش نصیبوں کے مس خام کو چمکا کر کندن بنا دیا تھا مولانا مرحوم بھی انھیں میں سے ایک تھے۔ چنانچہ وہ حضرت شیخ الہند کے مشن پر افغانستان گئے اور اتحادِ اسلامی کی تحریک کے سلسلہ میں وہاں رہ کر انقلابی قسم کے مختلف کام کرتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف ان کے لئے خود ان کے وطنِ عزیز کی سرزمین ارضِ ممنوعہ قرار دیدی گئی۔ اور دوسری جانب دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے دار الہجرت (افغانستان) میں بھی ان کو چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ لیکن بایں ہمہ وہ تحریر و تقریر تصنیف و تالیف اور عملی جد وجہد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی انقلاب کی دعوت دیکر حضرت شیخ الہندؒ کے "خوابِ پریشاں" کی تفسیر و تعبیر سناتے رہے اور آخر کار عرصۂ طویل کی جلاوطنی کے بعد جان جانِ آفریں کو سپرد کرکے راہی ملک بقا ہو گئے۔ ہرچند کہ ان کی وفات وطن سے بہت دور ہوئی تاہم افغانستان اسلامی ملک ہونے کے باعث ان کے لئے "دیارِ غیر" نہ تھا چنانچہ جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھا اور فرمانِ شاہی کے مطابق فوجی اعزاز و اکرام کے ساتھ تدفین کی رسم عمل میں آئی۔ رب السموات والارض ان کو صدیقین و شہداء کا مقامِ جلیل عطا فرمائے اور اپنے الطافِ خاص سے نوازے۔ آمین

© rasailojaraid.com